

ایمان میں ترقی

نمبر 3384

ایک خطبہ

شائع ہوا بروز جمعرات، 11 دسمبر 1913
پیش کیا گیا بانی کلیسیا سی۔ ایچ۔ اسپریجن کی طرف سے
میٹروپولیٹن عبادت خانہ، نیونگٹن میں
بروز جمعرات شام، 12 دسمبر 1867

”اور رسولوں نے خُداوند سے کہا، ہمارا ایمان بڑھا دے۔“
لوقا 17:5

یہ رسولوں نے کہا۔ کبھی کبھی میرا دھیان پولس کے اُس کلام کی طرف گیا ہے جو اُس نے اُسٹرا میں فرمایا، جب اُس نے بھیڑ کو اپنی عبادت سے منع کیا اور لوگوں کو بتایا کہ وہ بھی ہماری ہی مانند جذبات رکھنے والا انسان ہے۔ یہ کلام آج کے مسیحیوں کے کانوں میں بار بار دہرائے جانے کی حاجت رکھتا ہے، کیونکہ کلیسیا میں یہ رجحان ہے کہ رسولوں اور دیگر بزرگ مقدسین کو عام انسانیت کی سطح سے بلند کسی خاص مرتبہ پر بٹھایا جائے۔ میری مراد یہ نہیں کہ اُن کی پرستش کی جائے، بلکہ یہ کہ اُنہیں حد سے زیادہ عزت دی جائے، بجائے اس کے کہ اُنہیں نمونہ مان کر اُن کی پیروی کی جائے۔

اے بھائیو، ہمارا خُداوند یسوع مسیح ہمیں یہ جتنا چاہتا ہے کہ ہمارا ایسا سردار کابن نہیں جو ہماری کمزوریوں میں شریک نہ ہو سکتا ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ ہم پورے یقین سے جانیں کہ وہ ہر بات میں ہماری مانند آزمایا گیا۔ اور اُسی یقین کے ساتھ وہ چاہتا ہے کہ ہم جانیں کہ اُس کے برگزیدہ بارہ، جو اُس کی طرف سے روانہ ہوئے، وہ بھی ہماری ہی مانند جذبات رکھنے والے انسان تھے۔ ہم اُنہیں ایسے نہ سمجھیں کہ گویا وہ ناقابلِ دسترس ہیرو ہیں، یا الوہی صفات رکھنے والے، یا ہماری کمزوریوں اور غموں سے آزاد۔

وہ بھی ہمارے مانند تھے، اور اگر وہ ہم سے بڑھ گئے تو یہ صرف الوہی قوت سے تھا، وہی قوت جو ہمیں بھی دی جا سکتی ہے۔ وہی فضل جو اُن کے لئے آزاد تھا، ہمارے لئے بھی آزاد ہے۔ اگر وہ آج یہاں ہوتے، تو وہ بھی بے ایمانی کے ساتھ کشتی کرتے، اور اپنی بے ایمانی کو محسوس کر کے پھر کہتے، ”اے خُداوند، ہمارا ایمان بڑھا دے۔“

رسولوں نے یہ کہا اور رسولوں نے یہ یسوع سے کہا۔ وہ قوت کے لئے قوی کے پاس گئے۔ اور کہیں جانا بیکار تھا۔ اگر وہ یہ ایک دوسرے سے کہتے تو بے فائدہ ہوتا۔ اگر وہ ساری دُنیا چھانٹتے کہ کوئی بزرگ مقدس ملے جس سے یہ فریاد کریں، تب بھی بے سود ہوتا۔ وہ اُن بے وقوف کنواریوں کی مانند ہوتے جنہوں نے دانشمند کنواریوں سے کہا، ”ہم کو اپنے تیل میں سے دو،“ اور ”اُنہیں وہی جواب ملتا،“ ایسا نہیں ہو سکتا، کہیں تمہارے اور ہمارے لئے کافی نہ ہو۔

پس وہ بیچنے والوں کے پاس گئے اور اپنے لئے خرید لیا۔ وہ مسیح کے پاس گئے، جو شریعت دینے والا، ایمان کا بانی اور کامل کرنے والا ہے۔ اور جب اُنہوں نے اپنے دل کو اُس کی طرف بلند کر کے دعا کی، ”اے خُداوند، ہمارا ایمان بڑھا دے،“ تو وہ جلد ہی تسلی بخش جواب پا گئے اور ایمان میں زور آور ہو کر خُدا کو جلال دینے لگے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اس وقت تمہاری توجہ ایمان کے بطور ایک بڑھنے والی چیز پر چند نکات کی طرف دلائی جائے۔ پہلا نکتہ یہ ہے

۱

- یہ متن ہمیں کچھ روشنی بخشتا ہے کہ ایمان کیا ہے۔

یہ بالکل اندھیری بات نہیں، مگر اس پر بڑی بحث ہوئی ہے۔ شاید تم جانتے ہو کہ جب اصلاح دین کا آغاز ہوا تو اکثر علما نے کہا کہ نجات بخش ایمان کامل یقین ہے، یا کم از کم، کامل یقین نجات کے ایمان کا جوہر ہے۔ یعنی یہ کہ شخصی طور پر یقین کرنا کہ مسیح میرے لئے مرا، یہی نجات بخش ایمان ہے۔ اور بہت سے علما نے اسے مانا، اور آج بھی کئی مسیحی یہی تعلیم رکھتے ہیں کہ شخصی طور پر یہ ایمان رکھنا کہ مسیح میرے لئے مرا، یہی نجات بخش ایمان ہے۔

مگر ہم اسے غلطی سمجھتے ہیں۔ ہم کامل یقین کو انمول سمجھتے ہیں۔ ہم اسے ایک ایسا جوابر گنتے ہیں جس کی دُنیا میں کوئی قیمت نہیں۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ ریوڑ کے کمزور بھیڑوں کے لئے یہ تعلیم بڑی دل آزاری ہے کہ کامل یقین نجات کے لئے

ضروری ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ کامل یقین گہری خوشی کے لئے لازم ہے، تربیت کے لئے لازم ہے، خدمت کے لئے لازم ہے۔ مگر نجات کے لئے لازم ہے، یہ ہم نہیں مانتے۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ ہزاروں ایسے ہیں جو صخرہ ازل پر قائم ہیں، مگر کبھی کبھی ڈرتے ہیں کہ وہ اُس پر نہیں، اور لاکھوں ایسے ہیں جو آسمان میں داخل ہوں گے جن کا ایمان مسیح پر سادہ بھروسے سے آگے نہ بڑھا، جسے ہم نجات بخش ایمان کا جوہر مانتے ہیں۔

یہ یقین کہ مسیح میرے لئے مرا، ایمان کے عمل کے بعد آتا ہے اور اُس ایمان کا پھل ہے۔ یہ ایمان کی کلی ہے، مگر یہ لازمی طور پر مسیح پر ایمان کی اصل حقیقت نہیں۔ بعض جو یہ سکھاتے ہیں کہ مسیح کے میرے لئے مرنے پر ایمان لانا ہی ایمان ہے، وہی یہ بھی سکھاتے ہیں کہ مسیح ہر ایک انسان کے لئے مرا۔

اب فوراً ہی تمہارے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ ایسا ایمان محض ایک بہت سادہ سچائی کا یقین ہے، کیونکہ اگر وہ ہر ایک انسان کے لئے مرا، تو ضرور میرے لئے بھی مرا۔ اور میرا یہ ماننا کہ وہ میرے لئے مرا، جیسا کہ میں دیکھ سکتا ہوں، محض ذہنی عمل ہے، جس کا دل سے کچھ واسطہ نہیں، اور یقیناً اُس میں رُوح القدس کی مدد کی حاجت نہیں، کیونکہ ہر کوئی یہ مان سکتا ہے، کہ اگر وہ ہر ایک انسان کے لئے مرا تو میرے لئے بھی مرا۔

ایسا ایمان بہت ہی سادہ بات ہے، اور اگرچہ ہر مسیحی کو آخر کار یہ جاننا بھی ہے کہ مسیح اُس کے لئے مرا، تو بھی اگر ابتدا ہی اسی سے کی جائے تو آغاز ہی غلط طرف سے ہوگا، اور تم خدا کے برگزیدوں کے ایمان کی بجائے جُرأت مندی کے قصور وار ٹھہرو گے۔

پس نجات بخش ایمان کا جوہر کیا ہے؟ یہ ہے—مسیح پر بھروسہ—اُس پر تکیہ، اُس پر انحصار۔ یہ یقین کہ یسوع مسیح دنیا کا مقررہ نجات دہندہ ہے۔ کہ وہ گناہ کے کفارہ ہیں۔ بلکہ اِس سے بڑھ کر یہ کہ اپنے نجات کے لئے مسیح کے کام پر بھروسہ کرنا۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ آیا مسیح خاص طور پر تمہارے لئے مرا یا نہیں، یہ تم وقت کے ساتھ جان لو گے، مگر ایمان یہ ہے کہ خالی ہاتھ آ کر مسیح کی معموری کو قبول کرنا۔

ننگے ہو کر اُس کی صداقت کو اپنا جلالی لباس بنانا۔ ناپاک ہو کر اُس چشمہ کے پاس جانا جسے اُس نے اپنے خُون سے بھر دیا ہے، تاکہ اُس میں دھوئے جاؤ—یعنی خود اعتمادی کو بالکل ترک کر کے سارا بھروسہ خُداوند یسوع مسیح پر رکھ دینا۔ جس کے پاس یہ ایمان ہے وہ نجات یافتہ ہے—خواہ اور کچھ نہ رکھتا ہو، وہ نجات یافتہ ہے۔ اور نہ موت نہ جہنم کبھی اُس کو ہلاک کر سکتی ہے جو سیدھے سادہ دل سے مسیح کے کام پر بھروسہ کرتا ہے جو گنہگاروں کی نجات کے لئے ہوا۔

اگر تم مسیح کو پکڑ لو کہ وہ تمہارے لئے سب کچھ ہے، اور اگر تم کہو، ”یسوع کے سوا میں کچھ نہیں جانتا—جو اُس نے کیا وہی میری راحت اور میری شادمانی ہے،“ تو پھر تمہارے پاس خدا کا وعدہ ہے، ”جو اُس پر ایمان لاتا ہے اُس کو ہمیشہ کی زندگی ہے۔“ اور تمہارے پاس وہ زندگی ہے اور تم ہرگز ہلاک نہ ہو گے۔

یہی ہے نجات بخش ایمان، اور یہی اُس کی جان، اُس کا جوہر اور اُس کا لب لباب ہے۔ یہ اپنے آپ میں کامل یقین نہیں، مگر کامل یقین اِس سے پھوٹتا ہے۔ بیلویٹک اعتراف میں ایمان کو کہا گیا ہے ”مسیح پر پختہ بھروسہ“—یہ ایک چھوٹی سی غلطی ہے۔ مسیح پر پختہ بھروسہ ایمان ہے، اور وہ قوی ایمان ہے—مگر ایمان وہاں بھی ہوتا ہے جہاں وہ پختہ بھروسہ نہیں، گو وہ بھروسہ بڑی قیمتی شہادت ہے۔

ایمان بہر حال بعض اوقات بے ایمانی کے ساتھ گھل مل سکتا ہے، لیکن جہاں بھی خُداوند یسوع مسیح پر کسی قدر بھروسہ موجود ہو، وہاں سچے ایمان کی شہادت موجود ہے، خواہ وہ بھروسہ اپنی شخصی نجات کی خوشگوار اور پُر راحت تسلیٰ تک نہ پہنچے، پھر بھی وہ ایمان ہے، نجات بخش ایمان ہے، اور اُس شخص کی جان کو بچائے گا جس کے پاس وہ ہے۔ یہی پہلا نکتہ رہے۔

دوسرا

II

- ایمان جہاں کہیں ہو، بڑھنے کے قابل ہے۔

رسولوں نے کہا، ”اے خُداوند، ہمارا ایمان بڑھا دے۔“ ایمان خدا کی بخشش ہے اور ہمیں تدریج سے دیا جاتا ہے۔ ایمان ہمیشہ ایک ہی درجہ کا نہیں ہوتا، حتیٰ کہ نئے جنم کے وقت بھی۔ سب بچے جب پیدا ہوتے ہیں تو یکساں قوی نہیں ہوتے۔ سب ایمان شروع

میں یکساں قوی نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی جو ابتدا میں آگے ہوتے ہیں، بعد میں پیچھے رہ جاتے ہیں—اور کبھی کبھی جو ابتدا میں پیچھے ہوتے ہیں، آگے بڑھ جاتے ہیں۔

خدا ہمیں ایمان کا یکساں حصہ شروع میں نہیں دیتا۔ بعض ہم میں سے نہایت نازک ہیں، زیادہ پریشان ہیں، اور خدا کے وعدوں کے سب سے چھوٹے پر بھی گرفت کرنے میں بڑی دقت پاتے ہیں۔ مگر ایمان کی نوعیت سب کی ایک ہی ہے—اگرچہ مقدار اور درجہ ایک نہیں—لیکن کیفیت سب کی ایک ہے۔

بیرا بیرا ہی رہتا ہے، خواہ وہ مٹر کے دانہ کے برابر ہو یا سوئی کی نوک کے برابر—وہ اپنی نوعیت میں بالکل کوہ نور ہی کی مانند ہے، اگرچہ اتنا بڑا نہیں۔ ایمان بھی ایسا ہی ہے۔ اگرچہ وہ رائی کے دانہ کے برابر ہو، پھر بھی وہ خدا کے برگزیدوں کا ایمان ہے، گو وہ پہاڑ کی مانند نہ ہو۔ وہ جیتا جاگتا ایمان ہی ہے۔ وہی ہے، اگرچہ مقدار میں چھوٹا ہو۔ جب ہم اُسے پاتے ہیں تو ہمیشہ ایک ہی درجہ کا نہیں ہوتا، مگر جب پا لیتے ہیں، تو وہ بڑھتا ہے۔

پہی بات خود رسولوں کی بعد کی زندگی سے ثابت ہے۔ سمعان پطرس کو ہی دیکھو۔ ایک وقت تھا کہ بیچارہ سمعان—کس قدر اُس پر ترس آتا ہے!—سردار کابن کے گھر میں آگ کے پاس اپنے ہاتھ تاپنے بیٹھا، اور ایک نادان خادمہ نے کہا، ”تو بھی اُس کے ساتھ تھا،“ اور پطرس کا ایمان ایسا کمزور تھا کہ اُس نے اپنے آقا کا انکار کر دیا

مگر اُس کے چند ہی ہفتوں بعد رُوح القدس سمعان پطرس پر اُترا، اور اب وہی شخص، جو ایک بے وقوف لڑکی کے سامنے ڈر کے مارے شرماتا تھا، یروشلیم کی گلیوں میں ہزاروں کے سامنے کھڑا ہو کر مصلوب مسیح کی خوشخبری کے لئے بڑی دلیری سے کلام کرتا ہے۔ اب پطرس میں نہ ڈر ہے، نہ کانپنا، نہ بے ایمانی، کیونکہ پنتیکست آچکا ہے، اور رُوح القدس نے اُسے زور اور دلیری والا بنا دیا ہے۔ کیسا عجیب طور پر وہ بدل گیا! گویا کہ ایک نہیں بلکہ دو سمعان پطرس ہیں، کیونکہ ایمان اور حوصلہ میں اُس نے ایسی عجیب ترقی کی۔

مزید یہ کہ ایمان کے بڑھنے کی حقیقت بالکل صاف ہے، کیونکہ ہزاروں ایسے ہیں، جو تم سے اور مجھ سے کہیں زیادہ ایمان رکھتے ہیں یا رکھتے آئے ہیں، اور پھر بھی اُن کا ایمان ہمیشہ قوی نہ رہا۔ شہیدوں کو دیکھو—وہ کس طرح اپنے مرنے کے وقت راستے میں بھجن گاتے ہوئے گئے۔ کتنے ہی تھے جو رنگین کھیل کے میدان میں وحشی درندوں کے حوالے کئے گئے، تاکہ وہ اُنہیں پہاڑ ڈالیں، اور اُنہوں نے فتح مندی پائی۔ اُنہیں سڑتے ہوئے قیدخانوں میں ڈال دیا گیا، جہاں نمی اور بدبو سے اُن پر کائی جم گئی، اور وہیں وہ فاقہ کشی سے مر گئے—مگر اُنہوں نے خوشی کے ساتھ دل میں نغمے اور ہونٹوں پر گیت لئے جان دی۔

وہ مرد اور عورتیں ایمان کے ایسے تھے کہ تم اور میں اُن کے جوتے کے تسمے کھولنے کے بھی لائق نہ ہیں۔ وہ ہم سے کہیں بڑے تھے۔ پھر بھی اگر تم اُن میں سے کسی سے بات کرتے تو وہ کہتے کہ ابتدا میں وہ ہم سے کچھ بہتر نہ تھے، مگر خدا نے اپنے فضل سے اُن کے ایمان کو پرورش دی، یہاں تک کہ وہ ایسا ہو گیا جیسا کہ تم نے دیکھا۔

کیا تم جانتے ہو کہ ایمان میں بڑھنا کیا ہے؟ ہم میں سے کوئی اپنے بھائیوں یا سامعین کا روحانی والد یا والدہ نہیں بن سکتا جب تک ایمان میں یہ ترقی نہ پائے۔ میں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ میں نے تم میں سے بہتوں کو ایمان میں بڑھتے دیکھا ہے، اور میری دلگیر دعا ہے کہ تم میں سے ہر ایک آخر تک کامل یقین کی نعمت میں بڑھے، تاکہ میں تم سب کے بارے میں کہہ سکوں، ”تمہارا ایمان نہایت بڑھ رہا ہے، اور تمہاری محبت سب مقدسوں کی طرف ہے۔“ جی ہاں، اے بھائیو، ہم دیکھتے ہیں کہ ایمان دوسروں میں ویسا ہی بڑھتا ہے جیسا ہم نے کھیت میں درختوں اور پودوں کو بڑھتے دیکھا۔

اور میرا خیال ہے کہ تم اور میں یہ بھی جانتے ہیں کہ ہمارا اپنا ایمان بھی بڑھا ہے۔ میرا یقین ہے کہ میرا بڑھا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ کبھی کبھی وہ کمزور ہوتا ہے، کیونکہ ہم پیچھے بھی جا سکتے ہیں۔ مگر سالوں کے لحاظ سے میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا ایمان پہلے سے زیادہ مضبوط ہے۔

میں تمہیں بتاؤں ایمان کیسے بڑھتا ہے۔ کبھی کبھی وہ شدت میں بڑھتا ہے۔ تم وہی باتیں مانتے ہو، مگر زیادہ پختگی سے مانتے ہو۔ ایک بچہ کے ہاتھ میں موتی ہے۔ ہاں، مگر جب وہ بچہ بڑا ہو کر آدمی بن گیا ہے تو وہی موتی ہے، مگر اب وہ کس طرح مضبوطی سے اُسے تھامے ہوئے ہے۔ جب وہ چھوٹا بچہ تھا، تو شاید کوئی اُس سے چھین لیتا، مگر اب دیکھو کہ کس طرح اُس نے مٹھی بند کر کے خزانے کو پکڑ رکھا ہے۔

ایسا ہی ہے ایمان میں بڑھنے والے کے ساتھ وہ ابدی سچائیوں پر ایسا مضبوط گرفت رکھتا ہے کہ کوئی اُسے چھین نہیں سکتا۔ وہ کھڑا ہونا سیکھ گیا ہے۔ وہ ہر ایک تعلیم کے جھونکے سے ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی جان کا رخ سیدھا اُس بندرگاہ کی طرف رکھتا ہے جہاں جانا ہے—خواہ آندھی چلے یا طوفان شور مچائے۔

ایمان صرف شدت ہی میں نہیں بلکہ وسعت میں بھی بڑھتا ہے، تاکہ تم اُن باتوں سے زیادہ پر ایمان لاؤ جن پر پہلے لاتے تھے۔ ابتدا میں ہم چند بڑی سچائیوں پر ایمان لاتے ہیں، پھر معرفت ہماری مدد کو آتی ہے، اور تین چار عظیم حقائق کی بجائے ہم دس جانتے ہیں، اور آگے بڑھتے بڑھتے ہم سو جانتے ہیں۔ کبھی کبھی، افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جیسے جیسے ایمان وسعت میں بڑھتا ہے، وہ شدت میں کم ہو جاتا ہے، جو کہ بڑا نقصان ہے۔ مگر اگر ہم زیادہ باتوں پر ایمان لائیں اور سب پر اُسی شدت سے جس طرح ابتدا میں لاتے تھے، تو یہ ایمان کا حقیقی بڑھنا ہے، اور یہ ہماری نہایت صحت مند اور خوشگوار ترقی ہے۔

ایمان بڑھتا ہے ہم جانتے ہیں کہ بڑھتا ہے—یہ دونوں پہلوؤں میں، کیونکہ ہم میں سے بعض نے اپنے اندر اس بڑھنے کا تجربہ کیا ہے۔ پیارو، یہ بڑی عجیب بات ہوگی اگر ایمان نہ بڑھتا۔ یہ بڑا معجزہ تھا جب یسوع نے سورج کو ٹھہرنے دیا، کیونکہ اُس دن سورج ہی دُنیا کی وہ چیز تھی جو نہ ہلی۔ باقی سب حرکت میں تھا۔

یہ خدا کے قانون کا حصہ ہے کہ ہر ستارہ حرکت کرے—کہ کچھ بھی ساکت نہ رہے۔ خود عظیم سورج بھی گردش کرنا رہتا ہے اور اپنی راہ پر لگاتار چلتا ہے۔ اُس دن سورج ہی وہ چیز تھا جو ٹھہرا رہا، اور یہی بڑا معجزہ تھا۔ اب اگر ایمان نہ بڑھتا، تو یہ مسیحی میں واحد چیز ہوتی جو ساکت رہتی اور نہ بڑھتی—حالانکہ انسان کی ہر بات بڑھتی ہے۔

کیا مسیح نے ہمیں یہ نہ سکھایا؟ پہلے کونیل، پھر خوشہ، پھر خوشہ میں بھرا ہوا دانہ۔ ایک جگہ کہا گیا کہ ہم بچے ہیں، بچوں کی مانند سوچتے ہیں، بچوں کی مانند بولتے ہیں—مگر جب مرد ہو جاتے ہیں تو بچپن کی باتوں کو ترک کر دیتے ہیں۔ اور کئی جگہ ذکر ہے کہ پہلے ننھے بچے، پھر بچے، پھر جوان، پھر والدین۔ میں سب حوالہ نہ دوں گا—وہ بہت زیادہ ہیں—مگر خواہ تمثیل سے یا صاف کلام سے، خدا کے کلام میں یہ سکھایا گیا ہے کہ پورا مسیحی بڑھتا ہے، اور پس اُس کا ایمان، جو اُس کا دہنا ہاتھ ہے، ضرور بڑھتا ہے۔

—پس ایمان بڑھنے والی چیز ہے۔ اور اب تیسرا نکتہ

III

- ایمان کی ترقی نہایت مطلوب ہے۔

میں نے اوّل ہی کہا تھا کہ ایمان کا نہایت چھوٹا حصہ بھی نجات بخش ہے، لیکن یہ پسندیدہ نہیں کہ ہم محض ایمان کا نہایت ادنیٰ درجہ رکھتے رہیں۔ نہایت مطلوب یہ ہے کہ ہم ایمان میں کمال تک پہنچیں۔ ایمان میں بڑھوتری اس لئے مرغوب ہے کہ بے ایمانی نہایت بڑا گناہ ہے، اور جہاں ایمان کمزور ہے وہاں ضرور بے ایمانی چھپی ہوئی ہے، اور اس سبب سے گناہ بھی۔ اور کوئی حقیقی مسیحی ہرگز یہ پسند نہ کرے گا کہ وہ روز بروز گناہ کرتا ہوا بھی آرام سے رہے۔ یہ ممکن نہیں کہ ہم ایمان میں کمزور ہوں اور خطا کے مرتکب نہ ہوں۔ ایمان کی کمزوری کبھی برکت لا سکتی ہے، لیکن ایمان کی کمزوری بذاتِ خود ایک شر ہے—اور اس کمزوری پر قناعت کر کے اس سے نکلنے کی جدوجہد نہ کرنا صرف قصداً گناہ بڑھانے کے مترادف ہے۔

اے بھائیو اور بہنو! ہم اکثر یہ نہیں جانچتے کہ ہماری بے ایمانی کس قدر تلخ اور بری چیز ہے۔ یہ سوال ہے کہ کیا کوئی اور گناہ ہے جو خدا کی صداقت اور سچائی پر اتنا صریح وار کرے جتنا یہ کرتا ہے؟ یہ سوال ہے کہ کیا کوئی اور گناہ ایسا ہے جو ہمیں زیادہ ناپاک بناتا ہو یا خدا کو زیادہ بے عزت کرتا ہو؟ اے بھائیو! ہمیں چاہئے کہ ہم روز بروز ایمان کے اعلیٰ درجے کی طرف بڑھیں تاکہ بے ایمانی کو نکال پھینکیں اور یوں مسلسل گناہ سے رہائی پائیں۔

ایمان میں بڑھوتری ہماری تقدیس کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ ایمان ہی سے گناہ دبا یا جاتا ہے اور ایمان ہی سے ہمارے سب فضل بڑھتے ہیں۔ جب تک ایمان قوی نہ ہو ہم کمال کی طرف ترقی کی امید نہیں کر سکتے۔ تقدیس ایک روزانہ اور بلاوقف عمل ہے۔ یہ روح القدس کی قدرت سے ہمارے دلوں اور خیالات میں جاری رہتی ہے، لیکن قیمتی خون پر ایمان ہی اُس کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ ہم برّہ کے خون سے غالب آتے ہیں، جو ہر روز ایمان کے زوفا کے وسیلہ سے ہم پر لگایا جاتا ہے۔

اے بھائیو! اگر تم اپنے ایمان کو نظر انداز کرو گے تو جلد دیکھو گے کہ خواہ تم کتنا ہی زور لگاؤ، دوسرے فضلوں میں ترقی کی سب کوششیں بیکار جائیں گی۔ ایمان، ایمان، ایمان—یہی وہ حوض ہے اور اگر یہ معمور نہ ہو تو نالیوں میں پانی خشک ہو جائے گا۔

پھر ایمان میں بڑھوتری ہماری تسلی کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ "کمزور ایمان" بہر حال آسمان کو پہنچتا ہے، لیکن اُس کے پاؤں راہ میں زخمی رہتے ہیں۔ وہ بادشاہی میں پہنچتا ہے لیکن اُس کی مانند ہے جو ٹوٹی پھوٹی کشتی سے بمشکل بندرگاہ پر پہنچتا ہے، اپنا قیمتی مال سمندر میں پھینک دیتا ہے اور بندرگاہ کے دہانے پر ہی قریب ہے کہ ڈوب جائے۔ "کمزور ایمان" تنکے سے بھی ٹھوکر کھاتا ہے، لیکن "قوی ایمان" تسلی سے معمور رہتا ہے۔ اُس کا دل ماضی کی رحمتوں کی شکرگزاری یادوں سے

بھرا ہوا ہے اور اُس کی آنکھیں آئندہ فضلوں کی امیدوں سے روشن ہیں—اور یوں "قوی ایمان" اپنے لئے زمین پر ہی ایک جنت بنا لیتا ہے اور راستہ ہی میں جلالی نغموں کی مشق کرنے لگتا ہے۔

مجھے خدا پر قوی ایمان دے دیجئے اور پھر مجھے کسی اور چیز کی حاجت نہیں، کیونکہ قوی ایمان غربت کو دولت، کمزوری کو قوت، گہرے غم کو دائمی خوشی، اور بولناک مشکلات کو عجیب فتوحات میں بدل دیتا ہے۔ زیادہ ایمان رکھو اور تمہیں وافر تسلی ملے گی۔ یہ ہمیشہ عید کے دن اور عید کی راتیں رہتی ہیں—ایسا ہے جیسے سال بھر ہر روز کرسمس ہو اُس جان کے لئے جو خدا کے مبارک وعدوں پر بے لغزش ایمان رکھتی ہے۔

قوی ایمان ہماری خدمت کے لئے بھی نہایت ضروری ہے۔ اگر ہم اپنے کام میں بزدلی سے لگیں، یہ تک نہ جانتے ہوئے کہ مسیح میں ہمارا اپنا حصہ کیا ہے، تو شاید کوئی برکت ہو، مگر بڑی برکت کی امید نہیں۔ لیکن جب ہم جان لیتے ہیں کہ ہم نے کسے مانا ہے، اور ہم نے چکھا اور چھوا ہے کہ خدا کا نیک کلام یقیناً ہمارا ہے، تو ہماری باتیں فضل اور قدرت کے ساتھ نکلتی ہیں، اور روح القدس کے مسح کے نیچے ہمارے کام میں زیادہ کامیابی کے امکانات ہوتے ہیں بنسبت اُس کے جب ہم شک کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

درحقیقت برکت ایمان ہی پر آتی ہے۔ میں شک کرتا ہوں کہ بے ایمانی میں کی گئی ہماری منادی کچھ زیادہ مفید ہو، لیکن اگر ہم منادی کریں ایمان رکھتے ہوئے کہ جانیں بچائی جائیں گی، تو وہ بچائی جائیں گی۔ اگر ہم منادی کریں خدا کے اس وعدہ پر تکیہ کر کے کہ اُس کا کلام اُس کے پاس خالی نہ لوٹے گا، تو وہ خالی نہ لوٹے گا، بلکہ بیچ بونے والے کے لئے پھل ہوگا، جیسا کہ ہمارے وفادار خدا نے وعدہ کیا ہے۔

اے بھائیو! اب میں اس نہایت اہم موضوع پر طویل گفتگو نہیں کرسکتا، لیکن یہ تمہارے سپرد کرتا ہوں، یقین رکھتے ہوئے کہ تم اس پر جتنا غور کرو کم ہوگا۔

تمہارا ایمان نہایت بڑھ چڑھ کر بڑھنا سب سے زیادہ پسندیدہ چیز ہے۔ میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اُسے تلاش کرو اور —خداوند اپنی رحمت کی معموری کے مطابق تمہیں عطا کرے۔ لیکن اب اُوہ ہم اس خوشی کے سچ پر غور کریں کہ

IV

- ایمان میں بڑھوتری حاصل کی جاسکتی ہے۔

رسولوں نے اگر یہ دعا نہ کی ہوتی، یا انہیں یہ دعا کرنے کی اجازت نہ دی جاتی، تو یہ ظاہر ہوتا کہ اس کو پانا ممکن نہ تھا۔ لیکن انہوں نے دعا کی، انہوں نے پایا بھی، اس لئے تُو اور میں بھی اُس کے لئے دعا کرسکتے ہیں اور پا بھی سکتے ہیں۔ وہ ہمیں نصیحت کرتے ہیں کہ اُسے حاصل کریں—یا کم از کم اپنے نمونہ سے عملی طور پر یہ سکھاتے ہیں—پس ہم بھی اُسے حاصل کرسکتے ہیں۔

ہمیشہ یہ ایک غم انگیز اور ایمان کی بڑھوتری کو دبانے والی بات ہے کہ جب تم اپنے ذہن میں بزرگ اور ممتاز مقدسین کی ایسی صورت بٹھاتے ہو کہ وہ تمہاری رسائی سے کہیں بلند ہیں، گویا تم کبھی اُن جیسے نہ بن سکو گے۔ اے بھائیو اور بہنو! میں تمہیں منت کرتا ہوں کہ جب تم ڈاکٹر پیسن جیسے کسی مرد خدا کی سیرت پڑھو تو یہ نہ کہو: "وہ کس قدر رُوحانی مزاج کا آدمی تھا! میں کبھی اُس کی مانند نہ ہو سکوں گا!" تم خدا کے فضل سے اُس کی مانند ہو سکتے ہو۔

اور جب تم وہٹ فیلڈ کی زندگی پر نگاہ ڈالو، اے جوان جو خدماتداری کی خدمت میں داخل ہونے کو ہے، تو شیطان تمہارے دل میں یہ نہ ڈالے: "تم کبھی اُس کی مانند وقف اور جوش میں فرشتہ صفت نہ ہو سکو گے۔" کیوں نہیں؟ جہاں وہٹ فیلڈ کمال کو نہ پہنچا، وہاں تم بھی اُس کے ساتھ کمی میں شریک رہو گے، اور واقعی کمی رہے گی—لیکن پھر کیوں نہ اُس کی مانند ہو سکو؟

وہی آقا جس نے اُسے بنایا تمہیں بھی چاک پر رکھے ہوئے ہے۔ وہی رُوح جس نے اُسے گرمجوش اور وفادار رکھا تمہارے اندر سکونت کرنے کا وعدہ کرچکا ہے۔ تو پھر وہی ثمرات تم میں کیوں نہ پیدا ہوں؟ میں جانتا ہوں کہ تم اکثر اُن لوگوں کو دیکھتے ہو جو الہی زندگی میں تم سے زیادہ آگے بڑھ چکے ہیں۔ تم جو ابھی حال ہی میں کلیسیا میں شامل ہوئے ہو، تم ان سے رشک کرتے ہو، مگر یہ نہیں سوچتے کہ تم کبھی اُن کے معیار کو پہنچ سکتے ہو۔

آہ! اے محبوبو! تمہاری دعا یہ ہو کہ کلیسیا کے بہترین درجہ تک پہنچو، تاکہ اگر خداوند کی مرضی ہو تو تم اپنے آپ کو اُن سے کمتر جانو، لیکن فی الحقیقت خدا کے فضل، محبت اور ہر نیک چیز میں اُن سے کہیں زیادہ بھرپور ٹھہرو۔ خواہش رکھو، اے بھائیو! مایوس نہ ہو، بلکہ خدا کے جلال کے لئے بلند مقاصد رکھو تاکہ اس شریر دُنیا کو دکھا سکو کہ مسیحیت نے اپنی قوت

نہیں کھوئی، بلکہ اب بھی ممکن ہے کہ ہم رسولوں کی مانند سادہ دل اور بہادر ہوں۔ اُن کی مانند پانے کی تمنا کرو۔ ایمان کے بڑھنے کی دعا کرو جیسے انہوں نے کی—اور جب پا لو تو اُس پر بھی قناعت نہ کرو، نہ یہ سمجھو کہ تم کبھی اُن کی مانند ایمان سے معمور نہ ہوسکو گے۔

میں جانتا ہوں کہ دشمن تم سے کہے گا کہ تم ایسے حال میں ہو جہاں کبھی خدا کے فضل میں ایسے معمور نہیں ہوسکتے۔ دشمن سے کہو کہ وہ ابتدا سے ہی جھوٹا ہے۔ ممکن ہے تم ایسی جگہ ہو جہاں زیادہ وسیع خدمت نہ کرسکو۔ ممکن ہے تم ایسی جگہ ہو جہاں تم سے وہ بڑے بڑے کام نہ چاہے جائیں جو اوروں کو دیے گئے ہیں۔ لیکن دائرہ اپنی بڑائی سے نہیں بلکہ اپنی گولائی سے پسند کیا جاتا ہے۔ اُسی طرح تمہیں خدا سے عزت ملے گی، نہ تمہارے دائرہ کے وسیع ہونے کے مطابق، بلکہ اس کے مطابق کہ تم اُسے کس درجہ پورا بھرتے ہو—جیسا کہ خداوند اپنی خوف اور فضل سے تم سے چاہتا ہے۔

ایک دایہ، جس کے سپرد دو یا تین بچے ہیں، جو انہیں مسیح کی محبت کی میٹھی کہانی سکھاتی ہے اور اُن کے دلوں کو یسوع کے حضور لانے کی کوشش کرتی ہے، شاید مجھ سے زیادہ وفادار ہو جو بڑے ہجوم کے سامنے برابر کلام کرتا ہوں۔ وہ اپنی سب خدمت پوری کرسکتی ہے—میرے لئے اپنی خدمت کو پورا کرنا دشوار ہے۔ تم جو ایک چھوٹی سی دکان میں محنت کرتے ہو کہ گزر بسر پوری ہو اور ایک بڑے گھرانے کو خدا کے خوف میں پروان چڑھانا چاہتے ہو، شاید آخر کار اپنے مالک سے اُس سے زیادہ عزت پاؤ جس کا نام دنیا میں مشہور ہے۔

یہ بات نہیں کہ تم کہاں ہو بلکہ یہ کہ تم کیا ہو۔ یہ بات نہیں کہ تم لوگوں کی نظر میں کیسے دکھائی دیتے ہو، بلکہ یہ کہ خدا کی نظر میں کیسے جیتے ہو۔ یہی اصل بات ہے۔ آہ! اے عزیزو، یہ ممکن ہے کہ اپنے ہی دائرہ میں تم ایمان میں اتنے ہی فائق ہو جاؤ جتنا پولس جب اُس نے آتھینے میں منادی کی، یا پطرس جب یروشلیم کے بیچ پارٹیوں، مادیوں اور عیلامیوں کے سامنے کھڑا ہوا۔

کسی چیز کو تمہیں روکنے نہ دو۔ یقین رکھو کہ اگر یہ دعا سکھائی گئی ہے "اے خداوند، ہمارا ایمان بڑھا"، تو خدا ضرور اُس دعا کو سنے گا، اور تمہیں ایسا ایمان دے گا جو کبھی کسی انسان کو ملا—یہاں تک کہ تم، بیماری کے بستر پر یا غریبی کے بیچ، ایمان کی ایسی ہی جیتی جاگتی مثال بن سکو جیسے کلیسیا کی تاریخ میں سب سے مشہور ایماندار ٹھہرے ہیں۔ لیکن آگے بڑھتے ہیں—چونکہ ایمان میں بڑھوتری حاصل کی جاسکتی ہے، تو اب دوسرے پہلو کی طرف آتے ہیں

V

۔ اُسے پانے کے مناسب وسیلے بھی ہیں۔

اگر میں تمہیں نصیحت کرسکوں، تو ایمان کی بڑھوتری کے لئے سب سے پہلا وسیلہ وہی ہے جو رسولوں نے اختیار کیا، یعنی دعا۔ انہوں نے کہا، "اے خداوند، ہمارا ایمان بڑھا۔" بہت دعا کرو کہ تمہارا ایمان بڑھے۔ آہ! مجھے ڈر ہے کہ اس بُرے زمانہ میں، جب ہم ہزار فکروں میں الجھے ہیں، تختِ فضل پر ہماری حاضری بہت کم ہے، اور یہی سبب ہے کہ ہمارے درمیان دینداری سطحی اور کھوکھلی پائی جاتی ہے۔

اگر تم خدا کے وعدوں پر ایمان لانا سیکھنا چاہتے ہو، تو اُن وعدوں کو لے کر خدا کے حضور جاؤ، اور انہیں اُس کے رُوئے منور کی روشنی میں دیکھو۔ انہیں نہایت سنجیدگی اور استقامت سے تختِ فضل پر پیش کرو، یہاں تک کہ تمہیں دل میں یہ تسلی بخش یقین ملے کہ خدا تمہارے لئے وہی ہوگا جو اُس نے فرمایا ہے۔ اُو ہم دعا میں بڑھیں اور پھر ایمان بھی بڑھے گا۔

اس کے بعد، کلام کو زیادہ کھوجو۔ جتنا ہم خدا کی الہامی کتاب سے مانوس ہوں گے، اتنا ہی اُس پر ایمان لانے کے زیادہ قریب ہوں گے۔ اگر میں کسی رائج کہانی پر یقین کرنا چاہوں، تو بار بار اُس کو سننا ہی میرے یقین کو مضبوط کرے گا۔ جب میں کسی عقیدہ کو کھوجتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ صاف اور واضح ہے، تو اُس پر ایمان لائے بغیر رہ نہیں سکتا۔

اب تم خدا کے کلام کی طرف آؤ—پاک اور بے ملاوٹ۔ جب تم اُسے پڑھو گے، تو وہ خود اپنی گواہی دے گا۔ وہ جلال جو "ہر مقدس صفحہ کو زریں کرتا ہے، آفتاب کی مانند شاندار"، تمہاری آنکھوں کے سامنے چمکے گا، اور تم تعجب کرو گے کہ کبھی اُس پر شک کیسے کرسکے۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں—بہت سے وعدے جنہیں تم نے پہلے نظر انداز کیا تھا، یا بے وقعت جانا تھا، اب جلال کے ساتھ تمہارے سامنے جگمگائیں گے، اور تمہاری آنکھوں کو فرحت دیں گے اور تمہاری رُوح کو مسرور کریں گے۔

آہ! خدا کا کلام ایک وقت میں کس قدر مردہ سا لگتا ہے، اور دوسرے وقت میں کیسا زندہ اور شیریں! تم اُس کو اندھیرے میں پڑھو گے، رُوح القدس کی مدد کے بغیر، تو وہ تمہارے لئے ویسا ہی ہوگا جیسا غیر تجدید یافتہ دنیا کی نظر میں مسیح

—”خوبصورتی اور جلال کے بغیر۔“ لیکن جب خدا اُس پر اپنی روشنی ڈالے گا، تو وہ تمہاری رُوح کے لئے گودا اور روغن ہوگا، اور تم حیران رہ جاؤ گے کہ کبھی اُس کو پڑھنے کے بعد کیسے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

پس کلام کو زیادہ کھوجو۔ انجیل کے حقائق اور عقائد پر غور کرنے کی کوشش کرو۔ آج کل بہت کم الہیاتی رسالے چھپتے ہیں۔ تم الہیات نہیں پڑھتے، نہ ہی اُس کی پروا کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں تم کیا پڑھتے ہو—تین جلدوں پر مشتمل ناول، اور خاص کر مذہبی افسانے جو رسالوں میں چھپتے ہیں۔ کاش ہم ان مذہبی افسانوں سے چھٹکارا پاتے! میں بے دینی کے افسانوں کو زیادہ پسند کرتا ہوں، کیونکہ جب وہ سراسر بے دینی پر مبنی ہوں، تو لوگ اُسے کوڑا سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں—لیکن جب اُنہیں خداپرستی کے ہلکے مصالحہ سے رنگین کیا جاتا ہے، تو لوگ اُنہیں رغبت سے پڑھتے ہیں، اور اُن کے دماغ لغویات سے بھر جاتے ہیں، اور فائدہ کے بجائے نقصان اُٹھاتے ہیں۔

کاش تم بیٹھ کر وہ پرانی مضبوط کتابیں پڑھتے جو تمہاری دادیاں بڑھا کرتی تھیں۔ وہ بوڑھی عورتیں، جو چشمہ لگا کر انجیل کے عقائد پر لکھی گئی ضخیم تحریریں غور سے پڑھتی تھیں۔ وہی تھیں وہ عظیم عورتیں، جو جب واعظ کچ روئی کرتا تھا، تو فوراً اُس کو بتا دیتی تھیں کہ ہم بیبیان کی افسانہ گوئی نہ سنیں گے بلکہ صرف انجیل کی سچی تعلیم لیں گے۔ اور اُن کے شوہر بھی ایسے ہی تھے—وہ خود پڑھتے اور کلام میں کھوجتے تھے۔

آج کل تو یہ حال ہے کہ اگر کسی کے پاس صرف زبان کی روانی ہے تو وہ جو چاہے منادی کرسکتا ہے۔ ہمارے سننے والوں میں سے سینکڑوں آج ایک کیلونیت کے پیچھے جائیں گے، کل ایک ارمنی کے، اور سب ہی اچھا لگے گا صرف رنگین پیشکش اور خوشنمائی کی وجہ سے۔ خدا ہمیں ایسے دین سے چھڑائے اور سچائی کو جاننے کے لئے کلام کی کھوج کرنے والا دل عطا کرے۔

اے عزیزو! خدا کے کلام میں سچائی کھوجو، اور اُس پر پختہ گرفت اور عمیق معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ اگر انگلستان کے آدھے ایماندار صرف اسمبلی کا کٹیکزم ہی یاد کر لیں، تو وہ علم کا خزانہ پالیں گے۔ لیکن خود کلام سے سچائی لینا ایمان بڑھانے کا اور بھی نفع بخش وسیلہ ہے۔

میں پھر کہتا ہوں کہ ایمان اکثر مقدسین کی شراکت سے بڑھایا جاتا ہے۔ تم میں سے جو جوان ہو، وہ اکثر اُن سے بات چیت کر کے مدد پاتے ہیں جو مسیحی زندگی میں زیادہ پختہ ہیں۔ ہاں! بیماروں کے بستر اکثر ایک مدرسہ ہوتے ہیں جہاں نئے شاگرد ایمان کے سبق سیکھتے ہیں۔ یہاں وہ ایسے گوہر اور جواہر پاتے ہیں جو کسی اور بازار میں نہیں مل سکتے۔

اور دُکھ سہنے والے مقدسین—وہ مرد اور عورتیں جو بھٹی میں ڈالے گئے اور آگ کی بو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں، جو سات بار تپائے ہوئے چاندی کی مانند ہوجکے ہیں، جو غربت کے ایام میں دی گئی مدد اور شدید جسمانی و ذہنی تکلیفوں میں خدا کے سہارا دینے والے فضل کی گواہی دے سکتے ہیں—یہ تمہیں بہت غنی بنا سکتے ہیں، اور اُن کی رفاقت سے تمہارا ایمان بڑھ سکتا ہے۔

اور تمہارا ایمان اُس وقت بھی بڑھے گا جب خدا تمہارے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کرے گا جیسا اُن کے ساتھ کیا۔ کیونکہ آخر کار دوسروں کا تجربہ ہمارے لئے آدھی قیمت بھی نہیں رکھتا جتنا ہمارا اپنا تجربہ رکھتا ہے۔ جب ہم خود تنگی میں پڑتے ہیں، جب ہم آگ میں سے گزرنے لگتے ہیں، تب ہم اُس ازلی خدا کی طرف پرواز کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں کہ ”نیچے ابدی بازو ہیں۔“ ابتلا کے مقدس فائدہ کے لئے دعا کرو۔ خوشحالی کے مقدس فائدہ کے لئے بھی دعا کرو۔ اور یوں ہر الہی وسیلہ سے تمہارا ایمان بڑھے گا۔

یاد رکھو، تاہم، کہ ایمان کی بڑھوتری کا حقیقی طریقہ صرف رُوح القدس کی قدرت سے ہے۔ جیسا کہ میں نے اس وعظ کے شروع میں کہا تھا، پطرس کا ایمان پنتیکست پر بڑھا۔ اور باقی بارہ بھی ایسے ہی نئے آدمی ہو گئے، کیونکہ رُوح کی قوت اُن پر نازل ہوئی۔ اے محبوبو، اگر ہم خدا کے رُوح کی زیادہ قدرت اپنے اندر پائیں، اُس کے زیادہ کام کو اپنے اندر جاری دیکھیں، تو ہمارا ایمان بڑھ جائے گا۔

ایمان ایک بڑھنے والی چیز ہے۔ ہمیں چاہنا چاہئے کہ وہ بڑھے۔ وہ بڑھ سکتا ہے، اور میں نے کچھ وسیلے تمہیں بتائے ہیں جن سے وہ بڑھ سکتا ہے۔ اور اب ذرا دو تین باتیں اُس پر

میں فقط دو یا تین دقیقوں کا ذکر کرتا ہوں، گو یہ ایک نہایت وسیع مضمون ہے۔ تم اپنی ایمان کی ترقی کو آسانی سے روک سکتے ہو۔ تم یہ اس طرح کرسکتے ہو کہ ایمان کو نظر انداز کرو، اپنی بائبل کو گرد آلود پڑا رہنے دو، اُس خدمت کو ترک کرو جو روحانی ترقی دیتی ہے، یا روح القدس کو حقیر جانو۔ تم یہ بھی کرسکتے ہو کہ جو ایمان تمہارے پاس پہلے ہی موجود ہے اُسے عمل میں نہ لاؤ۔

اگر تمہارا ایمان حقیقی ہے تو وہ ضائع نہ ہوگا، لیکن اُس کی قوت اور اثر بہت گھٹ سکتا ہے، اگر تم دنیا داری میں مشغول ہو جاؤ، حرص اور لالچ میں پھنس جاؤ، ایک دوسرے کے ساتھ جمع ہونا ترک کردو جیسا کہ بعض لوگوں کی عادت ہے—اگر گناہ میں گر جاؤ، جسم کی خواہشات سے کھیل کرو، بے باکی اور عبث میں مشغول رہو—یعنی ایسی کوئی بھی بات کرو جو روح القدس کو غمگین کرے۔

تم اپنا ایمان اس طرح بھی کمزور کرسکتے ہو کہ آفتاب سے دُور رہو۔ برف اور برفانی ملکوں میں رہنے والے سرد پڑ جاتے ہیں، اور یوں ہم بھی راستبازی کے آفتاب سے دُور رہ کر سرد ہوسکتے ہیں۔ جس طرح ایک آدمی خوراک سے باز رہ کر جلد کمزور ہوجاتا ہے، اُسی طرح اگر ہم روحانی غذا اور جان کی پرورش سے محروم رہیں تو ایمان جلد ہی مرجھا جائے گا۔ جیسے ایک لمبی قحط سالی باغ کے پھولوں کو جھکا دیتی ہے، ایسے ہی اگر الہی فیض کی بارش تم پر نہ ہو تو جلد ہی تمہارا ایمان کمانے لگے گا۔

لیکن اگر خدا کے نزدیک رہو اور ہر بات کے لئے سادہ دلی سے اُس کی طرف نظر اُٹھاؤ، تو تمہارا ایمان بڑھتا رہے گا، یہاں تک کہ وہ کامل یقین کی صورت اختیار کرے، اور تم ابراہیم کی مانند "ایمان میں زور آور ہوکر خدا کو جلال دو۔

اور یہاں میں یہ کہہ کر بات کو ختم کرتا ہوں کہ ہماری زندگی کی مضبوط اور پختہ کوششوں میں سے ایک یہ ہو کہ چونکہ ہم —نجات پا چکے ہیں، اِس لئے

VII

اُس اعلیٰ درجے کے فضل کی جستجو کریں جو حاصل کیا جا سکتا ہے۔

میں نے ایک نیک بی بی کے بارے میں سنا—ایک بیوہ—جو ایک وقت سخت غم و مصیبت میں تھی جب اُس کے پاس اُس کا راعی آیا، مگر دوسرے دیدار میں وہ نہایت شادمان پائی گئی۔ راعی نے پوچھا، "یہ کیا ہوا؟ تُو کیوں اتنی خوش ہے؟" اُس نے کہا، "میں نے یہ قیمتی کلام پڑھا ہے، 'تیرا خالق تیرا شوہر ہے۔' اُس نے کہا، "یہ کلام تجھے کس طرح تسلی بخشتا ہے؟" بیوہ نے جواب دیا، "جب میرا شوہر زندہ تھا تو میں ہمیشہ اُس کی آمدنی کے مطابق بسر کرتی تھی، اور اب چونکہ میرا خالق میرا شوہر ہے، میں اُس کی آمدنی کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور ہائے! کیسا عظیم فرض میرے سامنے ہے اگر میں خدا کی آمدنی کے مطابق زندگی بسر کروں، جس کی کوئی حد نہیں، کوئی انتہا نہیں، اور جس میں کبھی کمی یا تھکن کا نشان نہیں!" اگر مجھے اُس کے لانتہا خزانہ سے بھرپور لینے کی اجازت ہے تو کس قدر دولت مند زندگی بسر کرسکتی ہوں

پس آؤ ہم بھی اُس نیک بی بی کا طریق اختیار کریں اور اپنے مبارک شوہر، خداوند یسوع مسیح کی آمدنی کے مطابق جینے کی سعی کریں۔ تب ہمارا ایمان کمال تک بڑھے گا، اور ہماری محبت اور سب فضل بھی۔

اب مجھے اندیشہ ہے کہ یہاں بعض ایسے بھی ہیں جن کے پاس ایمان نہیں، جنہوں نے کبھی مسیح پر بھروسہ نہیں کیا۔ پس اے عزیزو، لازم ہے کہ ہم تمہیں یہ نہایت سنجیدگی سے یاد دلائیں کہ بغیر ایمان کے خدا کو خوش کرنا ناممکن ہے۔ تم آج شب یہاں آئے ہو—اور میں خوش ہوں کہ آئے ہو—اور اکثر آئے ہو—اور میں مسرور ہوں۔ تم دیانتدار ہو، پرہیزگار ہو، اخلاقی ہو، نرم خو ہو۔ یہ سب خوب ہے، لیکن کیا تم خدا کو خوش نہیں کرنا چاہتے؟ پر خبردار، بغیر ایمان کے اُس کو خوش کرنا ممکن نہیں۔ تم جو چاہو کرو، مگر بغیر ایمان کے یہ ممکن نہیں کہ خدا کو خوش کرو۔ خدا ہم میں سے کسی کی کوئی چیز قبول نہ کرے گا جب تک کہ وہ اپنے بیٹے کے خون کے ساتھ نہ ہو۔ اگر تم مسیح کے پاس نہ جاؤ تو باپ کے پاس جانا بے فائدہ ہے، کیونکہ مسیح نے "فرمایا، "باپ کے پاس کوئی نہیں آتا مگر میرے وسیلہ سے۔

کیا؟ تُو نے یسوع پر بھروسہ کرنا بھول دیا ہے؟ تُو نے خیال کیا کہ کچھ اور بات اس کی جگہ کارگر ہوگی؟ تُو اپنی بھلی سمجھ میں نیک اعمال، دعائیں یا جذبات پر تکیہ کرتا رہا ہے؟ اے عزیزو! یاد رکھو رسول پولس نے کیا کیا۔ اُس نے برسوں اپنی راستبازی قائم کرنے کی کوشش کی، لیکن جب اُس نے مسیح پر بھروسہ کیا تو اُس نے کہا، "وہ چیزیں جو میرے لئے نفع تھیں، میں نے مسیح کے واسطے نقصان سمجھی ہیں۔ بلکہ ہر ایک چیز کو نقصان جانتا ہوں میرے خداوند مسیح یسوع کی پہچان کی بڑائی کے سبب سے۔

اب میں تم سے کہتا ہوں: شاید تم کلیسیائی ہو اور اس بات سے خوش ہو کہ تمہاری زندگی نہایت باقاعدہ رہی ہے۔ یا شاید تم مخالف ہو اور اس بات پر نازاں ہو کہ تم ایک مضبوط غیر ہم شکل ہو۔ لیکن جس گھڑی تم مسیح میں تبدیل ہو گے، یہ سب باتیں جو آج تمہارے لئے نفع ہیں تمہیں خسارہ معلوم ہوں گی۔ تم بھی انہیں کچھ نہ سمجھو گے، بلکہ انہیں نقصان گنو گے مسیح کے مقابلہ میں۔ ہاں، تمہاری دعائیں، تمہارا توبہ کرنا، تمہاری خیرات، تمہارے سب کام—یہ سب کچھ تمہارے نزدیک کچھ نہ رہیں گے، اور مسیح سب کچھ ہوگا۔

ایک نیک بزرگ نے ایک مرتے ہوئے بھائی سے پوچھا، "اب تو کیا کر رہا ہے؟" اُس نے جواب دیا، "اب میں وہی کر رہا ہوں جو کئی بار صحت میں کیا ہے—میں اپنے سب نیک کام اور سب بُرے کام، بلکہ وہ دونوں اتنے یکساں ہیں کہ میں شاذ و نادر ہی فرق بتا سکوں، ایک گھڑی میں باندھ کر سمندر میں پھینک رہا ہوں، اور بس مسیح کو تمام دل اور تمام جان سے پکڑے ہوئے ہوں۔"

یہی واحد راہ نجات ہے۔ مسیح کے سوا کوئی نہیں۔ تمہارے کچھ کا اعتبار نہیں—ایک پائی تک نہیں—بلکہ مسیح، مسیح، مسیح—شروع سے آخر تک، اول و آخر، سر تا پا مسیح۔ تمہارے پاس کچھ نہیں ہونا چاہئے سوائے خداوند یسوع مسیح کے۔ اور اگر تم آج شب اُس پر بھروسہ کرو تو اے میرے عزیز! تمہارے سب گناہ بخشے جائیں گے۔

جیسا مسیح نے اُس شکرگزار کوڑھی سے کہا تھا ویسا ہی میں مسیح کے نام سے تم سے کہتا ہوں—اگر تم اُس پر واقعی بھروسہ کرتے ہو—"تیرا ایمان تجھے نجات بخشتا ہے، سلامتی سے جا!" خواہ تمہاری گزری ہوئی زندگی کتنی ہی ناپاک رہی ہو، خواہ تم بغیر خدا اور بغیر امید کے یہاں آئے ہو، تو بھی اگر اب یسوع مسیح پر ایمان لاتے ہو اور صرف اُسی پر بھروسہ کرتے ہو، تو تمہارے گناہ کبھی پھر یاد نہ کئے جائیں گے۔ "میں نے تیرے گناہوں کو بادل کی طرح مٹا دیا ہے، اور تیری خطاؤں کو گھنے "بادل کی مانند۔"

خدا کرے کہ آج شب تمہیں ایمان بخشا جائے، اور پھر ایک دن جب ایمان پا چکو تو یہ دعا کرو، "اے خداوند، میرا ایمان بڑھا۔" یہ آج شب تمہاری دعا نہیں—شکر کرو اگر تمہیں ذرا بھی ایمان نصیب ہوا ہے۔ لیکن اے وہ لوگو جنہیں آج شب ایمان حاصل ہے، "دعا کرو اور ہمیشہ دعا کرتے رہو،" اے خداوند، ہمارا ایمان بڑھا۔